کلینک سے کتاب تک

ڈاکٹر مُبشّر سلیم

مکتبہ قدوسیہ

کلینک سے کتاب تک

ڈاکٹر مبشر سلیم

مکتبہ قدوسیہ

maktabaquddusia.com

فہرست

باب اوّل: ...... مشاہدات و واقعات ---------- 17
❀ تندوا= tietongue ---------- 26
باب دوم: ...... صحت سب کی ---------- 50
❀ کچھ پولیو ویکسین کے خدشات کے متعلق ---------- 50
❀ ایک مخلصانہ مشورہ ---------- 53
❀ کچھ چکن پاکس کے بارے میں ---------- 54
❀ بیماری کیسے لگتی ہے ---------- 54
❀ علامات ---------- 54
❀ علاج ---------- 55
❀ احتیاطی تدابیر ---------- 55
❀ چکن پاکس کے نشانات کا علاج ---------- 56
❀ سکیبیز کی خارش کیا ہے؟ ---------- 57
❀ سکیبیز (خارش) کیا ہے؟ ---------- 57
❀ علامات ---------- 58
❀ علاج ---------- 58
❀ خسرہ کیا ہے؟ ---------- 61
❀ خسرہ کیسے مریض تک پہنچتا ہے ---------- 61
❀ علامات ---------- 61
❀ علاج ---------- 62
❀ بچاؤ ---------- 63
❀ ویکسین کیوں ضروری ہے؟ ---------- 63

maktabaquddusia.com

حرفِ چند

سوشل میڈیا پر کچھ برس پہلے رومن اردو لکھنے کا چلن تھا، اردو رسم الخط میں لکھنے کی سہولت موجود نہ تھی۔ ایسے محسوس ہوتا تھا کہ اُردو دم توڑنے کو ہے، کیونکہ بعض افلاطون ایسی باتیں کرنا شروع ہو چکے تھے کہ دنیا کے ساتھ قدم بقدم چلنے کے لیے ضروری ہے کہ ہم بھی رومن اُردو اختیار کر لیں۔ اللہ کا کرم ہوا کہ سوشل میڈیا پر اردو لکھنے کی سہولت ہو گئی اور ''نئی نویلی دلہن'' رومن اردو پرانی ہو کے اپنی قدر کھو بیٹھی۔ لوگ اپنی اصلی زبان کی طرف پلٹ آئے۔ جب سے سوشل میڈیا پر اور بالخصوص فیس بک پر اُردو کو بخط اردو لکھنا ممکن ہوا تب سے بہت سے لکھاری کہ جو گدڑی کے لعل تھے، چمک دمک کے باہر نکلے آ رہے ہیں۔

پچھلے چند برسوں سے سوشل میڈیا کے سبب بہت سے ایسے لکھنے والے سامنے آئے ہیں کہ بلاشبہ انھیں اُردو کا روشن مستقبل کہا جا سکتا ہے۔ سوشل میڈیا کے توسط سے سامنے آنے والے لکھاری اس لحاظ سے ممتاز بھی ہیں کہ ان کا لکھا محض داد ہی نہیں پاتا بلکہ ہمہ وقت تنقید اور احتساب کی کسوٹی پر بھی پرکھا جاتا ہے۔ اس لیے غلطی ہو بھی جائے تو اس کی تکرار ممکن نہیں اور نہ ہی فرار۔

فیس بک پر بہت اچھا لکھنے والے سامنے آئے ہیں لیکن ان میں کسی مقصد کے تحت لکھنے والے افراد ہمیشہ کم ہوتے ہیں۔ ہمارے ڈاکٹر مبشر سلیم بھی انہی کم افراد میں سے ایک ہیں۔

ڈاکٹر صاحب فیصل آباد سے بھی مزید آگے چند گھنٹے کی مسافت پر ایک دیہاتی شہر ماموں کانجن میں رہائش پذیر ہیں۔

پیشے کے اعتبار سے طبیب ہیں، لاہور سے ایلو پیتھک طب میں ایم بی بی ایس کی ڈگری حاصل کی اور اپنے آبائی علاقے میں جا کے مریضوں کی مسیحائی کرنے لگے۔ سوشل میڈیا پر لکھنا شروع کیا تو احباب نے بہت پسند کیا۔ اسی حوصلہ افزائی نے ہمت بڑھائی اور آج ان

''اس دن بھی جب میں رضائی میں گھسنے کا ارادہ رکھتا تھا تو خالہ صغراں ملنے کے لیے آ گئیں۔ ننھیال کی طرف سے رشتہ دار ہونے کی وجہ سے وہ میری تو خالہ لگتی ہی ہیں لیکن سارے محلے میں خالہ کے نام سے مشہور ہیں۔''

''خالہ نے پہیلیاں بجھوانے کی بجائے سیدھی بات کی۔ بیٹا کلثوم کا رشتہ طے کر دیا ہے۔ جلد ہی شادی کی تاریخ بھی طے کر لی جائے گی۔ میں تمہارے پاس آئی تھی کہ تمہیں تو ہمارے گھر کے حالات کا اندازہ ہے۔ کلثوم تمہاری بھی بہن ہے۔ کچھ ہاتھ بٹ جائے تو تمہارا احسان ہوگا۔ میں نے تسلی دی خالہ آپ فکر نہ کریں۔''

''خالہ نے یہ بتا کر مجھے حیران کر دیا کہ کلثوم کے ابا نے کلثوم کا رشتہ ملک اشفاق کے ساتھ کر دیا ہے۔ لیکن وہ تو کافی ادھیڑ عمر کا مرد ہے، جہاں تک مجھے یاد پڑتا ہے، اس کے تو تین چار بچے بھی ہیں۔ لیکن خالہ نے میری بات سنی ان سنی کرتے ہوئے کہا۔ اس کی بیوی پچھلے سال فوت ہو گئی تھی۔ صاحب حیثیت ہے۔ اچھی خاصی جائیداد کا مالک ہے۔ بچے ہیں تو کیا ہوا۔''

''آج صبح سویرے جب کسی نے گھر کا دروازہ زور سے بجانا شروع کیا تو میں ابھی اٹھ کر دروازہ کھولنے کا سوچ رہا تھا۔ لیکن شاید امی قریب ہی تھیں۔ اس لیے دروازے تک وہ پہنچ گئیں۔ کچھ دیر بعد رونے اور کچھ سرگوشیوں کی آوازیں سنائیں دیں تو اندازہ ہوا کہ خالہ صغراں آئی ہیں۔ اتنی سویرے سویرے۔ مجھے کچھ پریشانی ہوئی۔ اٹھ کر اپنے بستر سے باہر نکلا ہوں تو خالہ صغراں کی آواز آ رہی تھی۔ جب میں صبح اٹھی تو کلثوم بستر پر نہ تھی۔ میں باہر نکلی تو باہر کے دروازے کی کنڈی بھی کھلی ہوئی تھی......

میرا سانس ایک دم گھٹنے لگا۔ مجھے اپنے ہاتھ کے زخم کے نشان میں خارش کے ساتھ ساتھ شدید جلن کا بھی احساس ہونے لگا۔''

کبھی ڈاکٹر مبشر سلیم اپنے مشاہدات کی دنیا سے چن چن کے ایسے واقعات لاتے ہیں

باب اوّل:

مشاہدات وواقعات

ایک چھ ماہ کے بچے کو لایا گیا جس میں پانی کی شدید کمی ہو چکی تھی۔اس کے ساتھ کمزور سی ماں جس کے دونوں ہاتھوں پر برینولا دیکھ کر میرے ذہن میں کہانی یوں لکھی گئی کہ ماں زیادہ بیمار ہو گئی ہوگی، اور بچے کو سنبھالنے والا گھر میں کوئی نہیں ہوگا اور اس لاپروائی سے بچہ بیمار ہو کر اس حالت میں چلا گیا ہے۔مگر جب معائنہ کرنے کے بعد میں نے کہا کہ بچے میں پانی کی بہت زیادہ کمی ہے اور ڈرپ لگانی پڑے گی تو بچے کا باپ بولا۔

دو ڈرپیں تو اس کی ماں کو لگ چکی ہیں۔اس سے تو بچے کی پانی کی کمی پوری نہیں ہوئی تو اب کیسے ہوگی؟

میں نے حیرت سے پوچھا: ڈرپ اور ماں کو...... کیوں؟

تو جواب آیا: گاؤں کے ڈاکٹر نے ڈرپ لگانے کی کوشش کی تھی مگر سوئی نہ لگ سکی تو اس نے کہا چونکہ بچہ ماں کا دودھ پیتا ہے، اس لیے ڈرپیں ماں کو لگا دیتے ہیں۔دودھ کے رستے بچے کو چلی جائیں گی۔

☆☆............☆☆

جب چار ماہ کا بچہ دوبارہ 103 بخار کے ساتھ آیا تو میں نے پوچھا جو دوائی آپ کو دی تھی، وہ ہے یا ختم ہو گئی ہے؟

تو دادی فوراً بولی: پترؔ، ساری دوا پلا چھڈی آپر بخار نئیں ٹٹیا۔

بیٹا ساری دوائی پلا دی تھی لیکن بخار نہیں ختم ہوا۔

میں نے پھر پوچھا بچہ دوائی پی کر کہیں الٹی تو نہیں کر دیتا؟ میرا مطلب ہے دوائی بچے کے پیٹ میں تو چلی جاتی ہے؟

ہاں جی بالکل۔

maktabaquddusia.com

بغیر چلے گئے۔

☆☆............☆☆

اس دن مجھے معلوم ہوا میری حس مزاح کس قدر کمزور ہے۔

دو ماہ کا بچہ میرے پاس آیا تو میں نے اچھی طرح سمجھایا کہ اس کو سوائے ماں کے دودھ کے کوئی چیز نہیں دینی ہے۔ جب یہ بچہ دوبارہ آیا اور اسے دست لگے ہوئے تھے تو اس کے باپ نے شکایت لگائی کہ آپ نے تو ماں کے دودھ سوا ہر چیز دینے سے منع کیا تھا مگر اس کی ماں اس کو چائے بھی پلاتی ہے۔ میں نے طنزاً ماں سے کہا اس کو برفی بھی کھلانا تھی۔ وہ بڑی خوشی سے بولی: کھلائی تھی ڈاکٹر صاحب۔ مگر اینے ہضم نہیں کیتی سی۔۔ کھلائی تو تھی مگر اس نے ہضم نہیں کی۔

☆☆............☆☆

اس دن ایک آدمی تین عورتوں اور بچوں کے ہمراہ میرے کمرے میں داخل ہونے کے بعد فوراً میری تعریف میں زمین و آسمان ایک کرنے لگا۔ اور میری قابلیت اور طبی جواہر کو کئی رنگ دینے لگا۔ پہلے تو کچھ خوشی ہوئی۔ پھر مسرت کے نشے میں دماغ کچھ خمار کا شکار ہوا۔ جب وجہ تسمیہ تعریف کی پوچھی تو بتایا گیا کہ یہ جو بچہ دیکھ رہے ہیں، اس کی خارش کے علاج کے لیے ہم نے کوئی ڈاکٹر نہیں چھوڑا تھا۔ کوئی حکیم اور ایسا نسخہ نہیں جو ہم نے آزمایا نہ ہو لیکن آپ کے پاس صرف ایک بار آئے تھے اور یہ آپ کی دوائی سے ٹھیک ہو گیا تھا۔ ابھی وہ تعریفی کلمات کا سلسلہ دوبارہ شروع کرنے ہی والا تھا کہ میں نے ٹوکا۔ اب کس سلسلے میں آئے ہیں؟ مجھے یقین ہو گیا تھا کہ اب یہ سارے گاؤں کے خارش کے مریض میرے پاس لانے والا ہے۔ اس نے ایک عورت کو آگے بڑھ کر معائنے والے سٹول پر بیٹھنے کو کہا اور بولا ڈاکٹر صاحب اس کی شادی کو آٹھ سال ہو گئے ہیں اور ان کے ہاں کوئی اولاد نہیں ہوئی ہے۔ ہم آپ کے پاس بڑے یقین اور امید کے ساتھ آئے ہیں۔

☆☆............☆☆

سخت گرمی کے موسم میں میاں بیوی میرے پاس آئے۔ بیوی کو الرجی کی شکایت تھی

بارات جیسے ہی واپس لوٹی امجد صاحب سب سے دامن چھڑا کر میرے پاس گھر پر آ گئے اور کہنے لگے کوئی اچھی سی دوائی دو۔ کچھ سمجھانے کی بحث سے بچتے ہوئے گھر سے بسکوپین کی دو گولیاں پتے سے نکال کر اسے لا کر دیں اور کہا اسے دودھ کے ساتھ استعمال کر لینا۔ اس گولی نے کیا افادیت دکھائی اس کا اندازہ چند دن بعد رات کو ایک بجے سجائے نوجوان کو اپنے گھر کے دروازے پر موجود پا کر ہوا جس نے کہا آپ کو امجد صاحب کا فون تو آیا ہی ہوگا۔

☆☆..........☆☆

بیماری کے دوسرے دن بھی بچہ اکھڑے سانس کے ساتھ آیا تو بچے کے کپڑوں سے دھوئیں کی بو دیکھ کر میں نے بچے کی ماں سے کہا کل آپ لوگوں کو کمرے میں کوئلے جلا کر رکھنے سے منع کیا تھا پھر بھی وہی غلطی کیوں دہرائی ۔ اس کی ماں فوراً بولی " نئیں جی ڈاکٹر صاحب تہاڈے کہن تے اسیں کوئلے نئیں بالے۔ لکڑاں بال کے کمرے وچ رکھیاں سن (ہم نے کوئلے تو نہیں جلائے لیکن لکڑیاں جلا کر کمرے میں رکھی تھیں)۔

☆☆..........☆☆

ساٹھ سالہ بلقیس بیگم نے جب اپنے پٹھوں کی کمزوری کی شکایت کی تو میرے پوچھنے پر جواب آیا، بچپن سے ہی ہے۔ ابھی بچپن کا لفظ سن کر اپنی مسکراہٹ روکنے کی کوشش کر رہا تھا کہ انہوں نے مزید انکشاف کیا کہ جب وہ پانچویں میں پڑھتی تھیں تو انہیں ٹائیفائیڈ ہوا تھا، میرے منہ سے بے ساختہ نکل گیا کیا اس وقت ٹائفائیڈ ایجاد ہو گیا تھا؟ لیکن بلقیس بیگم نے میری بات سنی ان سنی کرتے ہوئے کہا اسی لیے تو میری بیماری بگڑ گئی تھی کیونکہ میرا مرض کسی کی سمجھ میں جو نہیں آیا تھا۔

☆☆..........☆☆

بابا محمد یوسف......اللہ ان کو جنت نصیب فرمائے، شوگر کا مریض تھا۔ میرے پاس جب بھی آتا اپنی کمزوری کا رونا روتا۔ جب شوگر چیک کی جاتی تو وہ تین سو سے کم نہ ہوتی۔ کھانے والی تمام ادویات کی ناکامی کے بعد جب میں نے بابا جی کو بتایا کہ اب تو انسولین کا استعمال

پہلا ٹیکہ ہی لگا تھا کہ لطیفاں مائی چیخ مار کر اٹھ کر بیٹھ گئی اور حیرانی سے ارد گرد جمع لوگوں کو دیکھنے لگی اتنا ہجومِ پریشاں دیکھ کر مائی نے سین دوبارہ دہرانے کا ناٹک شروع ہی کیا تھا کہ میں نے راشد کو آواز دی۔ میری آواز سنتے ہی اس نے آنکھیں کھول دیں اور ہاتھ جوڑ کر بولی میں ٹھیک ہوں اور جوس بسکٹ کھا کر اپنی صحت یابی کا یقین دلایا۔ ہمراہ آئے بیسیوں لوگ اس زندہ معجزے کو دیکھ کر انگشت بدنداں تھے۔ زباں زدعام اس معجزاتی ٹیکے کا ذکر تھا اور اگلے کئی دن تک کلینک پر لقوے اور فالج کے مریضوں اور پیدائشی معذور بچوں کا ہجوم رہا۔ اب بھی کبھی کبھار لوگ ٹیڑھا منہ سیدھا کرنے والا ٹیکہ لگوانے آجاتے ہیں۔

☆☆..........☆☆

یہ شاید پرسوں کی بات ہے کہ میاں بیوی اپنے بچے کو لے کر آئے جس کو ایک دن پہلے پانی کی کمی کی وجہ سے ڈرپ لگی تھی۔ خون کی رپورٹ دیکھنے کے بعد ان کو بتایا کہ بچے میں خون کی کافی کمی ہے، اس لیے تھوڑا سا خون کا بندوبست کرلیں۔

ماں بولی: کتنا چاہیے؟ میں نے بتا دیا کہ تھوڑا سا چاہیے۔ میں لکھ کر دے رہا ہوں۔

باپ نے پوچھا کہ خون کہاں سے حاصل کرنا ہے؟ میں نے بتایا کہ آپ اپنا چیک کروا لیں یا پھر اپنے خاندان میں پتا کریں، جس کا گروپ بھی اس بچے سے مل جائے تو وہ لگوایا جاسکتا ہے۔

ماں بولی: اگر خون بازار سے لے لیا جائے تو کیسا ہے؟ تو میں کہا کہ اگر آپ سے انتظام نہ ہو پائے تو کسی بھی بلڈ بینک سے رابطہ کرلیں۔

اس پر باپ بولا: خون کا انتظام کب تک کرنا ہے؟ تو میں نے جواب دیا: پہلی فرصت میں کرلیں تو اچھی بات ہے۔ آج انتظام ہو جائے یا صبح تک کرلیں۔

جب سارے سوال ختم ہوگئے تو دونوں میاں بیوی باہر چلے گئے لیکن کچھ ہی دیر بعد خاوند دوبارہ کمرے میں داخل ہوا...... کہنے لگا: ڈاکٹر صاحب ابھی آپ نے خون کا انتظام کرنے کو کہا تھا تو پوچھنا یہ تھا خون لگوانا کس کو ہے؟؟؟؟؟

☆☆..........☆☆

maktabaquddusia.com

تھا۔ بڑی تعریف سنی ہے آپ کی!! اس سے پہلے کہ وہ اپنے قصیدے کا رنگ کچھ اور بڑھاتا، میں نے مداخلت کی کہ کیسے آنا ہوا ہے؟ تو اس نے بتایا کہ وہ اپنے بچے کو چیک کروانے آئے ہیں۔ میں نے اپنایت کے ساتھ بیٹھنے کو کہا اور پوچھا کہ بچے کو کیا تکلیف ہے؟ تو کہنے لگا کہ آپ کی بہت تعریف سنی ہے خود ڈھونڈ کر بتائیں کہ بچے کو کیا مسئلہ ہے؟ سمجھانے کی کچھ کوشش کی کہ بیماری کی نوعیت کے بارے میں کچھ تو بتا دیں لیکن وہ مصر رہے کہ آپ خود پتا لگائیں۔ پھر اپنے تجربے کی بنیاد پر پوچھنا شروع کیا کہ کوئی نہ کوئی سرا ہاتھ آ ہی جائے گا۔

بخار تو نہیں ہو رہا؟

نہیں

کھانسی؟

نہیں

دستوں کی شکایت؟

نہیں ہے

الٹیاں تو نہیں کرتا؟

نہیں

مٹی تو نہیں کھاتا

نہیں

دودھ کون سا پیتا ہے؟

بھینس کا پیتا ہے۔

اب مجھے تشویش ہونے لگی کہ بظاہر کوئی بیماری بھی نہیں ہے اور صحت بھی اچھی ہے تو پھر کیا مسئلہ ہو سکتا ہے؟ اور میرے سوالوں کے جواب میں زیادہ لب کشائی کے وہ قائل نہیں تھے بلکہ میرے سوال ان کو ناگوار گزر رہے تھے۔

کوئی خارش یا الرجی کی شکایت تو نہیں ہے؟

نہیں

maktabaquddusia.com